اسرارِ عشق

مولف
غلامِ علی

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان

اسرارِ عشق

مولف

غلامِ علی

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان

پیش لفظ

ہر حمد ہے خلاقِ عالمین، رزاقِ مخلوقات، خالقِ توحید، پروردگارِ عشق، رب الارباب، مسبب الاسباب، معبودِ اعظم، مسجودِ حقیقی، مولائے کُل امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔۔

بے شمار اور بے حساب درود وسلام محمدؐ و آل محمدؐ پر۔

مودتِ معصومینؑ ۲۔۱، بحرالفضل، مرگ بر مقصرین، مومن کا عقیدہ، فیضانِ ولایت، اسیرِ ناموسِ تبرا، عقائدِ جعفریہ، ناموسِ رسالت اور مسلمان، بے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۱)، معراج العزا، لمحۂ فکریہ، قندیلِ معرفت، گنجینۂ مودت، تذکرہ حق، Blasphemy And Muslims، فضائل حیدری، عظمتِ نادعلی، جو مجھ پر بیتی، معدنِ بقا، کلماتِ حق، فضلِ ذوالجلال، شمع عشق، عقیدے کی جنگ، اعتقاداتِ شیعہ، عرش، علی اللہ جل جلالہ جل شانہ، بے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۲)، ضامنِ توحید، سکونِ عالمین، ضربِ مختار، سلطانِ واحد، ابوالاسلام، جامِ انوار، رب العزا، پوسٹ مارٹم، توحید در زندان، انا عبدِ علی المرتضیٰ، مسکنِ نبوت و ولایت، حمدِ علی، گوہرِ ولایت، Divine Reality Of Welayat E Mutliqa، رب الانبیا، مخزن المعارف، معدنِ عشق، حسینؑ شافی حسینؑ کافی، محفلِ تبرا شریف اور رب العابدین کے بعد "اسرارِ عشق" میری انچاسویں کتاب کی صورت میں بارگاہِ محمدؐ وآلِ محمدؐ میں حاضر ہے۔۔۔

اسرارِ عشق ایک انتہائی مشکل، کڑا اور طویل موضوع ہے۔ جس کو سمجھ پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔۔ میں نے اس موضوع کو بہت مختصر کر کے آسان ترین زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ نوجوان پڑھنے والے موضوع کو سمجھ پائیں اور موضوع کی طوالت سے بوریت بھی محسوس نہ کریں۔۔ ورنہ اسرارِ عشق اتنا طویل موضوع ہے کہ اس پر ہزار صفحے کی کتاب بھی لکھی جائے تو کم ہے۔۔ اس کتاب میں میں نے عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی کی حقیقتوں کو بھی آشکار کیا ہے۔۔ مگر سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عشق کیا ہے۔۔؟

عالمین کی ہر شہ اپنی اصل کی طرف حرکت کرتی نظر آ رہی ہیں اور تکمیل ذات چاہتی ہیں۔۔ ہر وجود ادنیٰ سے اعلیٰ مرحلے کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے۔۔ اس میں ایک کشش پائی جاتی ہے یہ کشش اُسے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف کھینچ رہی ہے۔۔ اور تمام عناصرِ عالمین ایک لامحدود کمال میں فنا ہو کر بقا بن جانا چاہتے ہیں۔۔ دراصل اسی کشش اور شدت جذبات کا نام عشق ہے۔۔ انسانی ارتقا کی کی شدت کا نام عشق ہے۔۔ جس کا مقصد ذات معصومینؑ میں فنا ہو جانا۔۔ خود کو معصومینؑ کی لامحدودیت میں گم کر دینا ہے۔۔ اس فنا میں ہی عشق کی بقا ہے۔۔ فنافی المعصومینؑ میں ہی بقائے حقیقی پوشیدہ ہے۔۔

میری بارگاہ محمدؐ وآل محمدؑ میں دعا ہے کہ محمدؐ وآل محمدؑ میری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول، مقبول اور منظور فرمائیں۔۔۔ آمین یا علیؑ رب العالمین

نائرِ نبرا

غلامِ علی

اسرار عشق

کتاب کا موضوع ہے اسرارِ عشق۔ یہ ایک انتہائی رقیق اور گہرا موضوع ہے اور اس موضوع کو سمجھ پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔۔ صرف عشاقِ معصومینؑ ہی اس موضوع کو سمجھ پایں گے۔۔ میں شروع میں ہی مختلف فرامینِ معصومینؑ عشق کے حوالے سے پیش کر رہا ہوں بیشک یہ سارے ہی فرامین حق ہیں اور عشق کی مختلف جھتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔۔

آیت اللہ اعظمٰی رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا مولا علی جل جلالہ نے سب سے پہلے عشق کو خلق کیا اور جناب سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کو مسجودِ عشق قرار دیا۔۔

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ جل شانہ سے کسی نے پوچھا عشقِ حقیقی کیا ہے۔۔؟؟ مولا نقیؑ نے فرمایا ہماری ولایت عشقِ حقیقی ہے۔۔۔ جو ہماری ولایت میں داخل ہوا اس نے عشق حقیقی کو پالیا۔۔

مولا سجادؑ نے ایک مرثیے میں عشق کے بارے میں فرمایا۔۔

- آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا سجاد جل جلالہ نے فرمایا اے میرے مولا حسینؑ میں آپ کا سب سے بڑا عاشق ہوں۔۔ میرا عشق آپ کے لیے ویسا ہی ہے جیسا اللہ کا عشق اس کے رسولؐ کے لیے ہے۔۔ مگر اتنے عشق کے باوجود آپ سے عشق کا حق ادا نہ کر سکا۔۔

حضرت بھلولؒ نے آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ سے پوچھا حقیقی عشق کیا ہے۔۔؟

مولا جعفر صادقؑ نے فرمایا اے بھلول تو صبح شام علیؑ علیؑ کیے جا مولا علیؑ کے قصیدہ پڑھے جا۔۔علیؑ کے نام کی تسبیح کا ورد کیے جا۔۔تو عشق حقیقی کو پالے گا۔۔

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ سے کسی نے عشق حقیقی کے بارے میں پوچھا تو مولاؑ نے فرمایا عشق حقیقی ہم معصومینؑ ہیں۔۔

میں نے آپ کے سامنے چند فرامینِ معصومینؑ رکھے ہیں اب اسی کی روشنی پر موضوع اسرارِ عشق پر بات ہوگی۔۔مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے سب سے پہلے عشق کو خلق کیا اور جناب سیدہ زھرا جل جلالہ جل شانہ کو عشق کا مسجود قرار دیا۔۔پھر عشق کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک عشقِ حقیقی اور دوسرا عشقِ مجازی۔۔ عشق حقیقی کی تین منزلیں ہیں۔۔پہلی منزل ہے تسلیم،دوسری منزل ہے یقین،تیسری منزل ہے تصدیق۔۔تسلیم یعنی ایثار اپنا سب کچھ عشقِ حقیقی پر قربان کر دینا۔۔اپنے ماں،، باپ،بھن،بھائی، بیوی ،بچے سب کچھ عشقِ حقیقی کے لیے قربان کر دینا یعنی ٹوٹل سرینڈر۔۔یقین یعنی عشق حقیقی کی ہر حقیقت پر یقین کامل رکھنا۔۔عشق حقیقی کے تمام اسرار پر یقین محکم رکھنا۔۔اور عشق حقیقی سے منسوب کسی بھی حقیقت پر شک نہ کرنا۔۔کیونکہ شک کفر ہے۔۔تصدیق کی منزل وہ منزل ہے جہاں عاشق عشق حقیقی کے تمام تر اسرار،تمام تر حقیقتوں اور عشق حقیقی کی تمام تر فضیلتوں کی تمام تر یقین کے ساتھ پاک دل سے تصدیق کرتا ہے۔۔یہ حقیقت ہے کہ معصومینؑ کی وحدت کو عشقِ حقیقی کھا جاتا ہے۔۔عشقِ حقیقی معصومینؑ ہیں عشقِ حقیقی کے خالق اور معبود مولا علی جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔اور عشق حقیقی کی مسجود جناب سیدہ جل جلالہ ہیں۔۔یہ حق ہے کہ وحدت معصومینؑ کو ہی توحید الٰہی کہتے ہیں۔۔وحدت الوجود کے بارے میں بھی بہت سے جاہلوں نے جہالت بھری کھانیاں بنا ڈالیں اور خود خدا بن بیٹھے۔۔

وحدت الوجود کی حقیقت یہ ہے کہ معصومینؑ کے وجود کی وحدت کو توحید الہٰی کہا جاتا ہے۔۔۔یہی وحدت الوجود ہے۔۔یعنی اگر توحید بکھر جائے تو معصومینؑ اور معصومینؑ سمٹ جائیں تو توحید الہٰی وجود میں آتی ہے۔۔۔کوئی بھی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے پوری طرح عشقِ حقیقی کو پالیا یا پوری طرح سے عشقِ حقیقی کو جان لیا۔۔۔مگر عشقِ حقیقی کے دائرۂ نورانی کے قریب پہنچنے اور عشقِ حقیقی کے حصار میں داخل ہونے کی کوشش ہر مومن عاشق کو کرنی چاہیے۔۔عشقِ حقیقی کے قریب پہنچنے کے لیے چند عوامل لازم اور واجب ہیں۔۔جو بھی ان اعمال پر عمل کرے گا وہ ہی عشقِ حقیقی کے قریب پہنچے گا اور سچا عاشق کہلانے کا حقدار بنے گا۔۔وہ اعمال درج ذیل ہیں۔۔

١۔سچا عاشقِ محمدؐ و آلِ محمدؑ وہ ہے جو صرف معصومینؑ کی پیروی، اطاعت اور اطبا کرے گا۔۔اور کسی بھی غیر معصوم کی پیروی یا تقلید سے دور رہے گا۔۔

٢۔سچا عاشق وہ ہے جو مولا علیؑ کو معبود اور رب حقیقی مانے گا۔۔مولاؑ کی ہی عبادت کرے گا اور مولاؑ سے ہی مدد مانگے گا۔۔معبودِ اعظم مولا علی جل جلالہ جل شانہ کا عبد ہونا بڑی عظیم بات ہے۔۔معصومؑ کا فرمان ہے کہ یہ عبدیت ہی مومن کی معراج ہے۔۔مولاؑ کا عبادت گذار ہی حقیقی عبادت گذار ہے۔۔

٣۔سچا عاشق وہ ہے جو ولایت مولا علی جل جلالہ پر پورا ایمان رکھتا ہو۔۔یعنی مولا علی جل جلالہ کو ہی حاکمِ مطلق مانتا ہو۔۔باطل نظاموں کے تحت بننے والی نجس حکومتوں، سیاست، سیاسی پارٹیوں اور سیاسی لیڈروں پر لعنت بھیجتا ہو اور ان باطل پرستوں سے دور رہتا ہو۔۔اور مولاؑ ہی کو اپنا رہبر، لیڈر، پیشوا اور رہنما مانتا ہو۔۔مولا علیؑ کی ولایت میں ڈوبا ہوا ہو اور اپنا سب کچھ جنابِ امیرؑ کو ہی مانتا ہو معصومؑ کا فرمان ہے جو ہماری ولایت میں داخل ہوتا ہے وہ نور میں چلتا پھرتا ہے۔۔یعنی جو عاشق ولایت علیؑ میں ڈوب گیا وہ نور بن گیا۔

۴۔ سچا عاشق وہ ہے جو عبادتِ اعلیٰ یعنی عزاداریِ حسینؑ کو تمام تر شعور کے ساتھ ہمہ وقت قایٔم کرتا ہو۔ عزاداری مولا حسین جل جلالہ جل شانہ صلوۃ اعلیٰ یعنی اعلیٰ ترین نماز ہے اور اس اعلیٰ ترین عبادت کا اعلیٰ ترین عمل عشق مولا حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا ہے۔۔۔ وہ ہی سچا عاشق ہے جو ہر جگہ پر ہر لمحہ صلوۃ اعلیٰ کو قایٔم کرے، اس اعلیٰ ترین نماز کو قایٔم کرے۔۔ مولا حسینؑ کی عزاداری میں کوئی حد بندی نہیں ۔۔۔ اور اچھا عاشق ہوتا ہی وہ ہے جو عشق میں ہر حد سے گذر جائے۔۔

۵۔ سچا عاشق وہ ہے جو معصومینؑ کے دشمنوں پر اور معصومینؑ کے دشمنوں کے ماننے والوں پر تبرا کرے۔ یعنی عمر، ابو بکر، عثمان، معاویہ اور یزید وغیرہ پر ہر لمحہ لعنت بھیجے اور ان لعنتیوں کے پیروکاروں اور چاہنے والوں پر بھی لعنت بھیجے۔۔ یعنی معصومینؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھے اور معصومینؑ کے دشمنوں کے چاہنے والوں سے بھی دشمنی رکھے۔۔

۶۔ سچا عاشق وہ ہے جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے تمام تر فضایٔل، تمام تر فضیلتوں اور تمام تر اسرار پر مکمل ایمان رکھے اور کبھی بھی معصومینؑ کی کسی بھی فضیلت پر شک نہ کرے۔۔ کیونکہ مکتبِ عشق میں شک کرنے والا کافر ہوتا ہے۔۔ یہاں میں نے عشقِ حقیقی کی چند حقیقتیں بیان کیں اور ان کے چند اعمال کا ذکر کیا جو عاشق کو عشقِ حقیقی کے قریب لے جاتا ہے۔۔ اب ذرا عشق مجازی کی طرف آتے عشقِ مجازی بھی مولاؑ ہی کا خلق کردہ ہے اور درست عشق مجازی ہوتا ہی وہ ہے جو عشقِ حقیقی کی طرف لے کر جائے۔۔ جو عشقِ مجازی عشقِ حقیقی کی طرف نہ لے جا پائے وہ عشق نہیں ہوتا۔۔ آج کل کے زمانے میں ہر چھچھورپن کو عشق کا نام دیا گیا ہے جو غلط ہے۔۔۔ عشقِ مجازی بھی مولاؑ کی عطا ہوتا ہے اور عشقِ حقیقی تک جانے کا راستہ ہوتا ہے۔۔ عشق مجازی کسی بھی شہ سے ہوسکتا ہے۔۔ کیونکہ زمینوں پر آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے وہ مولاؑ کا ذکر کرتا ہے۔۔ اب کسی کو قدرت کے حسین نظاروں سے عشق ہوتا ہے۔۔

کسی کو اونچے پہاڑوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو گہرے سمندروں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو بہتے جھرنوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو روشن ستاروں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو سبزہ زار سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو پھلوں سے لدے درختوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو اپنے پیشے سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو خشک صحرا سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو زمین سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو آسمانوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو فرش سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو عرش سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو اپنے ماں باپ سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو اپنے بھائی بہنوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو اپنے شوہر یا بیوی بچوں سے عشق ہوتا ہے۔۔ کسی کو علم حاصل کرنے کا عشق ہوتا ہے تو کسی کو علم بانٹنے کا عشق ہوتا ہے کسی کو کسی خاص شخصیت سے عشق ہو جاتا ہے۔۔ مگر اصل عشق مجازی وہ ہے جو ہاتھ پکڑ کر عشقِ حقیقی کی طرف لے جائے۔۔ اور عشق مجازی میں کسی کی پرستش شروع کر دی یا شخصیت پرستی شروع کر دی جائے تو یہ بھی حرام ہے۔۔ عبادت کے لائق ذات صرف معصومینؑ کی ہے۔۔ کسی غیر معصوم کی پرستش کرنا حرام عمل ہے۔۔ اصل عشق مجازی مولاؑ کی طرف سے مومن کو عطا ہے اور عطا میں خطا نہیں کی جاتی۔۔ عطا میں خطا کرنے والے کی معافی نہیں ہے۔۔ عشق مجازی میں خطا کرنے والے کی معافی نہیں ہے۔۔ عشق مجازی ایک راستہ ہے عشقِ حقیقی کے قریب پہنچنے کا۔۔ جب کوئی مومن عشق مجازی سے عشق حقیقی کے راستے پر گامزن ہوتا ہے تو کئی منزلیں آتی ہیں ان منزلوں سے ہوتا ہوا مومن عاشق بن جاتا ہے۔۔ اس راستے میں پہلی منزل آتی ہے محبت کی۔۔ یعنی محمدؐ و آل محمدؐ سے مومن محبت کرتا ہے حبدار بن جاتا ہے۔۔۔ پھر منزل آتی ہے مودت کی۔۔ مودت میں مومن میں معصومینؑ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔۔ پھر منزل آتی ہے جنون کی۔۔

تمام تر شعور کے ساتھ مومن پر جنون کی کفیت طاری ہوتی ہے اور معصومینؑ کے لیے جنون کیساتھ ایسا ایثار کا جذبہ جاگتا ہے کہ مومن کہہ اٹھتا ہے ''انا مجنون الحسینؑ ''۔۔اگلی منزل آتی ہے دیوانگی کی۔۔ دیوانگی کی کفیت میں مومن معصومینؑ کے لیے دیوانہ ہو جاتا ہے۔۔دنیا والے اُسے دیوانہ کہتے ہیں مگر وہ ہی وقت کا سب سے بڑا دانا ہوتا ہے کیونکہ وہ تمام تر شعور کے ساتھ محمدؐ و آل محمدؐ کا دیوانہ بنتا ہے۔۔یعنی عرف عام میں مولاؑ کا ملنگ بن جاتا ہے۔۔۔دیوانگی کے بعد عشق حقیقی کی حدود شروع ہوتی ہے۔۔عشقِ حقیقی کا نورانی دایرٔہ شروع ہوتا ہے اسی منزل پر مومن عاشق بن جاتا ہے۔۔پھر عاشق کے کڑے امتحانات شروع ہوتے یں۔۔عاشق کو سب سے پہلے سختی سے ان اعمال پر عمل کرنا پڑتا ہے جن کا پہلے میں نے ذکر کیا۔۔پھر دیگر امتحانات سامنے آتے ہیں دنیاوی تکلیفوں کا مسکرا کر سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔دنیاوی پریشانیوں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔۔پھر عشقِ معصومینؑ میں مبتلا عاشق کو وقت کے یزید کبھی قید خانوں میں ڈالتے ہیں اور کبھی سولی پر لٹکاتے ہیں تو کبھی زبان کھینچتے ہیں۔۔کبھی وقت کے ظالم عاشقِ حق کی کھال کھنچواتے ہیں تو کبھی عاشق کے جسم کو آگ لگا کر راکھ ہوا میں اڑا دیتے ہیں۔۔

مگر سچا عاشق معصومینؑ عشقِ حقیقی کا اصل پروانہ ہر مشکل ہر تکالیف ہنستے مسکراتے سہتا ہے۔۔عاشق صبر و استقامت کے ساتھ جب ایک ایک کر کے تمام امتحانات الٰہی میں کامیاب ہو جاتا ہے تو عشقِ حقیقی کے شہر میں داخل ہوتا ہے جہاں کہیں شمس تبریز بیٹھے ہوتے ہیں تو کہیں رومی کہیں فرید گنج شکر بیٹھے ہوتے ہیں تو کہیں دیگر اولیا پھر جب عاشق عشقِ حقیقی کی گلی کی طرف دیکھتا ہے تو وہاں قلندر پاک کو پاتا ہے۔۔عاشق دور سے ہی عشقِ حقیقی کے گھر کی زیارت کرتا ہے جہاں کہیں قمبرؓ بیٹھے ہیں تو کہیں ابوذرؓ بیٹھے ہیں۔۔کہیں مالک اشترؓ بیٹھے ہیں تو کہیں میثم تمارؓ بیٹھے ہیں۔۔

کھیں یاسر عمارؑ بیٹھے ہیں تو کھیں مقدادؑ بیٹھے ہیں۔۔ ایسے ہی کئی اصحاب عشقِ حقیقی کے دروازے کے باہر بیٹھے ذکرِ علیؑ میں مصروف ہیں۔۔ عاشق دیکھتا ہے ایک نورو الا شخص تو خانۂ عشقِ حقیقی سے بہت قریب ہے یہ شخص تو گھر کی چوکھٹ تک پہنچ گیا ہے اور اپنی ڈارھی سے عشقِ حقیقی کی چوکھٹ پر جاروب کشی کر رہا ہے یہ جناب سلمان فارسیؒ ہیں جو درِ عشقِ حقیقی کے اتنے قریب ہیں۔۔ مگر پھر عاشق کو پتا چلتا ہے کہ صرف ایک عاشق ہے جو عشقِ حقیقی کے گھر کے اندر بھی موجود ہے یہ جنابِ فضہؑ ہیں۔۔ جو مسجودِ عشق اور اور معبودِ عشق کو سب سے پہلے سجدہ کرتی ہیں اور بعد میں سب عشاق اُن کی پیروی میں مسجودِ معبودِ عشق کو سجدہ کرتے ہیں سچے عاشق کو شہرِ عشقِ حقیقی میں کسی نہ کسی کونے میں جگہ مل جاتی ہے مگر شرط یہ کہ عاشق سچا ہو اور جذبۂ عشق سے لبریز ہو یہ بھی تو ایک حقیقت ہے کہ تمام عالمین اور تمام مخلوقات کی تخلیق کی وجہ بھی ایک عشق ہے۔۔ میرے مولا علی جل جلالہ کو محمد جل جلالہ سے عشق ہی تو تھا جن کے لیے عالمین کو خلق کیا۔۔ جن کے عشق میں مولاؑ نے مخلوقات کو خلق کیا۔ اگر اپنے چاروں طرف نظر دوڑایں تو ہر طرف عشق کے جلوے نظر آیں گے۔۔ صرف انسان ہی نہیں کائنات کی ہر شے عشقِ حقیقی میں فنا ہونا چاہتی ہے۔۔ اور اپنی ذات کی تکمیل چاہتی ہے۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عشقِ حقیقی میں فنا ہونے میں ہی بقائے حقیقی ہے۔۔ ہر وجود ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف سفر کرنا چاہتا ہے۔۔ عالمین کے تمام عناصر عشقِ حقیقی میں فنا ہو کر بقا بن جانا چاہتے ہیں۔۔ درحقیقت زمین و آسمان کی ہر شے فنا فی المعصومینؑ ہونا چاہتی ہے اور معصومینؑ کے عشق میں فنا ہونا ہی بقا ہے۔۔ محمدؐ و آلِ محمدؐ ہم سب کو بھی عشقِ حقیقی کی قربت نصیب فرمایں اور ہمیں فنا فی المعصومینؑ کی منزل پر پہنچنے کی توفیق عطا فرمایں۔۔ آمین یا علی رب العالمین۔۔

ناشر تیرا

غلام علی

(کائنات کی چند عظیم ہستیوں کو جب عشقِ حقیقی کی قربت حاصل ہوئی تو انھوں نے عشق کی حقیقتوں کو کچھ یوں بیان کیا..)

حضرت لال شہباز قلندرؒ نے فرمایا۔۔

من علیؑ دانم و علی گویم
چوں نصیری بندۂ اویم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

اور پھر قلندرؒ نے فرمایا۔۔

من بغیر از علیؑ نداستم
علیؑ الله از اذل گفتم
حیدریم قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

اقبالؒ فرماتے ھیں۔۔۔

آدمی کام کا نہیں رھتا
عشق میں یہ بڑی خرابی ھے
لن ترانی بھی طور سوزی ھے
پردے پردے میں بے حجابی ھے
پوچھتے کیا ھو مذھب اقبال
یہ گنہ گار بوترابیؑ ھے

ایك اور جگہ اقبالؒ فرماتے ھیں۔۔

کبھی تنہائ کوہ دمن عشق
کبھی سوز و سرور انجمن عشق
کبھی سرمایہ محراب منبر
کبھی مولا علیؑ خیبر شکن عشق

غالبؒ پھر فرماتے ھیں۔۔۔

غالب ندیم دوست سے آتی ھے بو ئے دوست
مصروف حق ھوں بندگی ٔ بوترابؑ میں

مولوی معنوی رومیؒ فرماتے ھیں۔۔

رزاق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان
مامور امرکن فکان اللہ مولانا علیؑ
سلطان بے مثل و نظیر پروردگار بی وزیر
دارندۂ برنا و پیر اللہ مولانا علیؑ
دارندہؑ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم
میر عرب فخر عجم اللہ مولانا علیؑ

غالبؒ پھر فرماتے ھیں۔۔۔

غالب ندیم دوست سے آتی ھے بو ئے دوست
مصروف حق ھوں بندگیٔ بوترابؑ میں

مولوی معنوی رومیؒ فرماتے ھیں۔۔

رزاق رزق بندگان مطلوب جمله طالبان
مامور امرکن فکان الله مولانا علیؑ
سلطان بے مثل و نظیر پروردگار بی وزیر
دارندۂ برنا و پیر الله مولانا علیؑ
دارندۂ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم
میر عرب فخر عجم الله مولانا علیؑ

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔۔

سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی
عشق محمدؐ بس است و آل محمدؐ

حافظ شیرازیؒ فرماتے ہیں۔۔

امروز زندہ ام بولائے تو یا علیؑ
فردا بروح پاک ماگواہ باش

(میں یعنی غلامِ علی عشقِ حقیقی کی جن حقیقتوں سے واقف هوا وه یه هیں)

عشق کی حقیقت

خلاقِ عشق هیں علیؑ

بتولؑ مسجود عشق هیں

سبب عشق هیں مصطفیٰؑ

حسینؑ معراجِ عشق هیں

بادشاهِ عشق هیں حسنؑ

زینبؑ مبلغِ عشق هیں

زینتِ عشق هیں سجادؑ

عباسؑ سردارِ عشق هیں

عالِمِ عشق هیں باقرؑ

صادقؑ مُربیِ عشق هیں

امیرِ عشق هیں کاظمؑ

رِضاؑ سلطانِ عشق هیں

حاکمِ عشق ہیں تقیؑ

نقیؑ قرآنِ عشق ہیں

ایمانِ عشق ہیں عسکریؑ

مہدیؑ پاسبان عشق ہیں

قوتِ عشق ہیں اکبرؑ

قاسمؑ حُسنِ عشق ہیں

رحمنِ عشق ہیں اصغرؑ

سکینہؑ رحیمِ عشق ہیں

مرکزِ عشق ہے ولایتِ علیؑ

جن دلوں میں ہے نورِ وِلا وہ دل عشق ہے

عشقِ اعلیٰ ہے عزائے حسینؑ

بخدا سب ماتمی پہچانِ عشق ہیں

کثرتِ عشق ہے ابتدا وحدت ہے منزل

توحیدِ معصومینؑ کے سب راز وحدت عشق ہیں

ذکر و سجدہ و قرآن عشق ہیں

عرش و فرش کے اسرار عشق ہیں

لوح و قلم و علم و عرفان عشق ھیں

مکاں و لامکاں کے علوم عشق ھیں

معرفت و ریاضت و عبادات عشق ھیں

محدود و لامحدود کے حقائق عشق ھیں

آسمان و زمین ، دریا و صحرا عشق ھیں

نورانی آفتاب و مھتاب عشق ھیں

تسلیم و یقین عشق ھیں

کُل ایمان کے مُحِب مومنین و مومنات عشق ھیں

حیدرؑ کرار کے سارے ھی غلام عشق ھیں

سلمان و قمبر و بوذر و میثم و عمار عشق ھیں

کربلا میں شھید تمام شھدا رھنمائے عشق ھیں

خاکِ شفا کے سب ذرات عشق ھیں

جمادات و نباتات و حیوانات تخلیق عشق ھیں

جنات و حضرت انسان مخلوقِ عشق ھیں

بندۂ عشقِ حقیقی ھے یہ غلامِ علی

اس نے جو کیے ھیں تولا و تبرا وہ سب عشق ھیں

ناشرِ تبرا

غلامِ علی

ناشرِ تبرا غلام علی کی دیگر معرکۃ الآرا کتب کی فہرست

١. مودتِ معصومینؑ
٢. مودتِ معصومینؑ (٢)
٣. بحرالفضل
٤. مرگ بر مقصرین
٥. مومن کا عقیدہ
٦. فیضانِ ولایت
٧. اسیرِ ناموسِ تبرا
٨. ناموسِ رسالت اور مسلمان
٩. عقائدِ جعفریہ
١٠. ہے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ١)
١١. لمعۂ فکریہ
١٢. معراج العزا
١٣. گنجینۂ مودت
١٤. قندیلِ معرفت
١٥. تذکرۂ حق
١٦. Blasphemy And Muslims
١٧. فضائلِ حیدری
١٨. عظمتِ نادِ علی
١٩. جو مجھ پر بیتی
٢٠. معدنِ سخا
٢١. کلماتِ حق
٢٢. فضلِ ذوالجلال
٢٣. شمعِ عشق
٢٤. عقیدے کی جنگ
٢٥. عرش
٢٦. اعتقاداتِ شیعہ
٢٧. علی اللہ (جل جلالہ جل شانہ)
٢٨. ہے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ٢)
٢٩. ضامنِ توحید
٣٠. سکونِ عالمین
٣١. ضربِ مختار
٣٢. سلطانِ واجد
٣٣. ابوالمعصام
٣٤. جامِ انوار
٣٥. ربّ العزا
٣٦. بوسۂ ماتم
٣٧. توحید دَر زندان
٣٨. انا عبد علی المرتضیٰ
٣٩. مسکنِ نبوت و ولایت
٤٠. مجد علیؑ
٤١. گوہرِ ولایت
٤٢. Divine Reality of Welayat E Mutliqa
٤٣. ربِ الانبیا
٤٤. متون المعارف
٤٥. حسینؑ شافی حسینؑ کافی
٤٦. معدنِ عشق
٤٧. محفلِ تبرا شریف
٤٨. رب العابدین
٤٩. اسرارِ عشق